بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَبَشِّرْ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۳ ظہور ۱۳۴۲ہش ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۱۳ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ اگست۔ پونے آٹھ بجے صبح - پرسوں حضور کو دن بھر بے چینی کی تکلیف رہی اور ٹانگ میں درد کی شکایت بھی رہی۔ رات اسہال بھی آئے۔ جس سے صبح کے وقت بہت کمزوری ہوگئی۔ کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی البتہ شام کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے اچھی طرح نیند نہ آئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۹ اگست (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو چند دن سے بڑی گھبراہٹ رہتی ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ نہ خود اٹھ سکتے ہیں نہ بیٹھ سکتے ہیں۔ آج دہلی کے مشہور طبیب حکیم محمد نبی صاحب نے معائنہ کیا۔ اور بعض دوائیاں تجویز کی ہیں۔

احباب خصوصیت کے ساتھ حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب کیلئے دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ — مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب چند دنوں سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر ابتلا بھی آئیں

ابتلاؤں کے ذریعہ رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں

"اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہم و غم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلاف حالات اور تغیر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

اگر دنیا بیک دستور ماندے ٭ بسا اسرار ہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہم و غم دنیا میں نہیں پہنچتا اور وہ بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے سر رشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ وقت ضائع کیا جاتا ہے اور لڑکوں کا وقت کھیل کود میں دیا جاتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں۔ اگر ان کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جائیں۔ اور اس طرح پر اسکو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضا کو تکلیف اور کسی قدر تکان ان کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جاوے اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتا ہے اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کے ابتلاء آویں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے۔"

(الحکم ۷ ار دسمبر ۱۹۰۲ء)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب متعدد ممالک کا دورہ کرنیکے بعد سنگاپور پہنچ گئے

آپ چند دنوں تک بنکاک تشریف لے جائیں گے

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہانگ کانگ ملایا اور انڈونیشیا کا دورہ کامیابی کے ساتھ ختم کر کے بخیر و عافیت سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ چونکہ اس دورے میں آپ پر کام کا غیر معمولی بوجھ رہا۔ متعدد تقاریر کرنا پڑیں اور پروگرام کے مطابق سارے انڈونیشیا کا دورہ بھی کیا۔ اس لئے طبیعت کچھ ناساز ہوگئی ہے۔ اب آپ کچھ عرصہ سنگاپور قیام فرمائیں گے اور پھر بنکاک تشریف لے جائیں گے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو بخیر و عافیت رکھے اور آپ کامیابی کے ساتھ اپنا دورہ مکمل فرما کر واپس تشریف لائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍اگست ۶۳ء

اختلاف کی صورت میں کس کی رائے قرآن وسنت کے مطابق ہوگی

(۲)

کل ہم نے دو بزرگ اہلِ علم حضرات کی آراء مسئلہ تعدد ازدواج اور عائلی قوانین میں اس کی حیثیت کے متعلق پیش کر کے ان کے باہمی تضاد کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جہاں مودودی صاحب کے خیال میں

"ایک مسلمان جب یہ کہتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں نہ کرے گا تو وہ اس آزادی کو استعمال کرتا ہے جو اس کی خانگی زندگی کے بارے میں خدا نے اسے دی ہے وہ اس آزادی کو شادی نہ کرنے کے بارے میں بھی استعمال کر سکتا ہے ایک بیوی پر اکتفا کرنے میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ بیوی مر جائے تو دوسری شادی کرنے یا نہ کرنے میں بھی استعمال کر سکتا ہے اور کسی وقت اس کی رائے بدل جائے تو ایک سے زائد بیویاں کرنے کا فیصلہ بھی کر سکتا ہے۔ لیکن جب قوم تمام افراد کے بارے میں کوئی مستقل قانون بنا دے گی تو فرد سے اس کی وہ آزادی سلب کرے گی جو خدا نے اسے دی ہے۔" (ترجمان القرآن جولائی ۶۳ء ص۳۵)

اس سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب تعدد ازدواج کے بارے میں فرد کی مطلق آزادی کے حامی ہیں اور اس آزادی پر سوسائیٹی یا حکومت کی طرف سے کسی پابندی کو ناجائز سمجھتے ہیں کیونکہ فرد کو یہ آزادی قرآن نے دی ہے اس کو حکومت یا سوسائیٹی سلب نہیں کر سکتی۔ مودودی صاحب اپنی اس رائے پر کس قدر راسخ ہیں اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو مقالہ لکھا ہے اس میں معترضین کے اقوال کو لے کر اس پر بحث کی ہے اور ہر امر میں ہی آزادی کا اصول پیش کیا ہے چنانچہ اس سے پہلے سورۂ نساء کی متعلقہ آیہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب ذرا اس آیت کے الفاظ کو دیکھئے جس میں سے یہ ضابطہ نکالا جا رہا ہے۔ اس کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ اس کے مخاطب افراد مسلمین ہیں۔ ان سے کہا جا رہا ہے کہ "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیموں کے معاملہ میں تم انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کر لو، دو دو سے، تین تین سے اور چار چار سے، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی سہی ...."۔ ظاہر ہے کہ عورتوں کو پسند کرنا ان سے نکاح کرنا اور اپنی بیویوں سے عدل کرنا یا نہ کرنا افراد کا کام ہے نہ کہ پوری قوم یا سوسائٹی کا۔ لہٰذا باقی تمام فقرے بھی جو بصیغۂ جمع مخاطب ارشاد ہوئے ہیں ان کا خطاب بھی لامحالہ افراد ہی سے ماننا پڑے گا۔ اس طرح یہ پوری آیت اول سے لے کر آخر تک دراصل افراد کو ان کی انفرادی حیثیت میں مخاطب کر رہی ہے اور یہ بات انہی کی مرضی پر چھوڑ رہی ہے کہ اگر عدل کر سکیں تو چار کی حد تک جتنی عورتوں کو پسند کریں ان سے نکاح کر لیں اور اگر یہ خطرہ محسوس کریں کہ عدل نہ کر سکیں گے تو ایک ہی پر اکتفا کریں۔ سوال یہ ہے کہ جب تک فانکحوا ما طاب لکم اور فان خفتم الا تعدلوا کے صیغۂ خطاب کو فضول اور بے معنی نہ سمجھ لیا جائے اس آیت کے ڈھانچے میں نمائندگانِ قوم آخر کس راستے سے داخل ہو جائیں گے؟ آیت کا کونسا لفظ ان کے لئے مداخلت کا دروازہ کھولتا ہے؟ اور مداخلت بھی اس حد تک کہ وہی اس امر کا فیصلہ بھی کریں کہ ایک مسلمان دوسری بیوی کر بھی سکتا ہے یا نہیں، حالانکہ کر سکنے کا مجاز اسے اللہ تعالیٰ نے خود بالفاظ صریح کر دیا ہے، اور پھر "کر سکنے" کا فیصلہ کرنے کے بعد وہی یہ بھی طے کریں کہ "کن حالات میں اور کن شرائط کے مطابق کر سکتا ہے"۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز فرد کے .... اپنے انفرادی فیصلے پر چھوڑی ہے کہ اگر وہ عدل کی طاقت اپنے اندر پاتا ہو تو ایک سے زائد کرے ورنہ ایک ہی پر اکتفا کرے۔"

(ایضاً ص۳۲-۳۳)

اس سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب کی رائے میں چونکہ شادی ہر شخص کا نجی معاملہ ہے اس لئے سوسائیٹی یا حکومت کو اس میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ یہ استدلال کہاں تک درست ہے اس کا قیاس اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ اگر اس بات کو اصول بنا لیا جائے تو پھر نہ تو حکومت کی ضرورت رہتی ہے اور نہ سوسائٹی کی بلکہ ہر شخص جو چاہے کر سکتا ہے کیونکہ تمام اخلاقی اصولوں میں قرآن کریم فرد ہی کو مخاطب کرتا ہے۔ بلکہ صاف صاف لفظوں میں فرماتا ہے کہ

لا تزر وازرة وزر اخری

مثلاً ایک آدمی عدالت میں جھوٹ بولتا ہے جھوٹی افواہیں اڑاتا ہے یا فساد انگیز تقریریں کرتا ہے جس سے ملک کا امن برباد ہوتا ہے تو مودودی صاحب کے اس اصول کے مطابق نہ تو حکومت اس پر نوٹس لینے کی مجاز ہے اور نہ سوسائٹی اس پر کوئی پابندی لگا سکتی ہے کیونکہ بولنا تقریریں کرنا وغیرہ ہر شخص کا انفرادی فعل ہے اور جو چاہے بول سکتا ہے۔ عدالت میں اس کو اختیار ہے کہ سچ بولے یا جھوٹ اس کو اختیار ہے کہ جھوٹی افواہیں اڑائے یا سچی بات حکومت کے متعلقہ افسر سے جا کر کہے۔

اس پر شاید یہ کہا جائے گا کہ چونکہ ان باتوں کا تعلق دوسروں سے بھی ہے اس لئے یہ مثالیں درست نہیں ہیں۔ اب ذرا غور فرمایئے کہ کیا تعدد ازدواج کی صورت میں دوسروں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتے تھے تو اس کا کسی دوسرے سے کوئی تعلق نہیں تھا؟ چنانچہ خود مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں کیا پیچیدگی واقع ہوتی ہے۔ شرعاً آپ کی بیٹی پر بھی سوکن لانا آپ کے داماد کے لئے حلال تھا۔ اسی وجہ سے حضرت علی رضؓ نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اسی وجہ سے حضور ؐ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ ان کے لئے یہ فعل حرام ہے بلکہ آپؐ نے خود تصریح فرمائی کہ میں حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن یہاں حضور ؐ کی ایک ہی شخصیت میں دو مختلف حیثیتیں جمع تھیں ایک حیثیت میں آپ انسان تھے اور فطرتاً یہ ممکن نہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی کے گھر میں سوکن آنے سے جو تلخی پیدا ہو اس کا تھوڑا بہت اثر آپ کی طبیعت پر نہ پڑے۔ دوسری حیثیت میں آپ اللہ کے رسول تھے اور رسول کی حیثیت سے آپ کا مقام یہ تھا کہ آپ کے ساتھ اگر کسی شخص کے تعلقات خراب ہو جائیں اور کوئی شخص آپ کے لئے موجب اذیت بن جائے تو اس کے دین و ایمان کی بھی خیر نہ تھی۔ اسی وجہ سے حضور ؐ نے حضرت علیؓ کو بھی اور بنی ہشام بن مغیرہ کو بھی اس کام سے روک دیا۔ کیونکہ اگرچہ شرعاً یہ حلال تھا مگر ایسا کرنے سے یہ اندیشہ تھا کہ یہ چیز حضرت علیؓ اور ان کی دوسری بیوی اور ان کے خاندان والوں کے ایمان اور ان کی عاقبت کو خطرے میں ڈال دے گی۔" (ایضاً ص۴۳-۴۴)

اس سے ظاہر ہے کہ ایک فرد کی شادی سے نہ صرف دوسرے لوگوں کا بھی تعلق ہوتا ہے بلکہ حکومت کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو حیثیتیں جو مودودی صاحب نے بیان کی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ شادی کرنے میں کوئی فرد اس طرح مادر پدر آزاد نہیں ہے جس طرح مودودی صاحب کا خیال ہے۔

اگر مودودی صاحب اور ان کے ہمخیال ذرا بھی غور کریں تو ان کو یہ بات واضح ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کا نجی سے نجی فعل بھی اجتماعی پہلو رکھتا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اپنی شادی میں بھی ایک شخص ویسا آزاد نہیں ہے جیسا کہ مودودی صاحب خیال فرماتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو انصاف کی شرط لگائی ہے وہ اسی لئے لگائی ہے کہ شادی کا ایک اجتماعی پہلو بھی ہے۔ ایک شخص بزعم خود یہ سمجھتا ہے کہ دو یا تین یا چار شادیاں کر کے وہ انصاف کر سکتا ہے اور اپنے حقیقی حالات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتا چنانچہ ایسے لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے کہ وہ دو تو کیا ایک شادی کے بعد بھی پچھتاتے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اندازہ غلط تھا کہ وہ بیوی کے حقوق ادا کر سکیں گے۔

اسی ضمن میں مولانا داؤد صاحب غزنوی کی عبارت ملاحظہ ہو:۔

"ظاہر ہے کہ آیہ کریمہ میں" وان خفتم الا تقسطوا" اور" فان خفتم الا تعدلوا" کا تعلق نکاح کے پہلے سے ہے۔ یعنی اگر نکاح سے پہلے تمہیں یہ احتمال بھی ہے کہ تم یتیم لڑکیوں کو نکاح میں لا کر انصاف نہیں کر سکو گے تو تم دوسری عورتوں سے نکاح کر لو۔ اس کا ہرگز یہ معنی نہیں ہو سکتا کہ تم یتیم لڑکیوں سے شادی کر لو۔ پھر اگر تم ان کے ساتھ بے انصافی کرو تو انہیں طلاق دے دو اور اس کے بعد دوسری عورتوں سے شادی کر لو۔ یہ بجائے خود یتیم لڑکیوں کے ساتھ بے انصافی ہوگی اور خود مرد کے لئے انتہائی نقصان وہ صورت ہوگی کہ پہلے وہ کپڑے زیور، ولیمہ وغیرہ چیزوں پر روپیہ صرف کرے اور پھر وہ جب ظلم میں مبتلا ہو جائے تو وہ طلاق دے دے اور مہر ادا کرے اور ادھر یتیم لڑکی کو باکرہ سے ثیبہ بنا کر اس کا درجہ عورتوں میں گھٹا دے۔ اسی طرح "فان خفتم الا تعدلوا" کا تعلق شادی سے قبل سے ہے یعنی مرد کے پاس اگر ایک

(باقی ص۷ پر)

قسط نمبر ۲

برصغیر ہند و پاک میں مسیحیت کا نفوذ اور اس کا دفاع

مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

الوہیت مسیح

مسیحی علماء کا دوسرا مشہور نظریہ الوہیت مسیح کا نظریہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ مسیحیت جو آج ہم لوگوں تک پہونچی ہے۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ پہونچی ہے۔ جو معرفت کے دقیق اسرار اور روحانیت کے اعلیٰ درجات سے ناواقف تھے۔ وہ سلوک کے نازک مقامات کا علم نہیں رکھتے تھے۔ اسی لئے وہ جناب یسوع مسیح کے بعض اقتداری معجزات یا محیر العقول کارنامے دیکھ کر قوت تمیز کھو بیٹھے اور انسان کو الوہیت کی چادر اڑھادی۔

بات یہ ہے کہ راہ سلوک میں جب سالک ایسے مقام پر پہنچتا ہے۔ جہاں وہ ظل الوہیت میں آجاتا ہے۔ تو اس وقت اس پر بھی الوہیت ہی کا رنگ غالب آجاتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کے لئے وہ خدا تو کا ہم رنگ نظر آنے لگتا ہے۔ مگر یہ کیفیت بالکل عارضی ہوتی ہے اور اس کے دور ہوتے ہی پھر وہ انسانی جامے میں نمودار ہوجاتا ہے۔ مولانا رومی نے تعلق باللہ کی یہ کیفیت کتنے موثر انداز میں بیان کی ہے ؎

رنگ آہن محو رنگ آتش است
ز آتشی می لافد و آہن وش است

چوں بہ سرخی رفت ہمچو زر کال
پس انا النار است لافش بے گماں

شد ز رنگ طبع و آتش محتشم
گوید او من آتشم من آتشم

آتشم من گر ترا شک است و ظن
آزموں کن دست را بر من بزن

مولانا رومی نے تعلق باللہ کا یہی فلسفہ اپنی تصنیف "فیہ ما فیہ" میں بھی بیان کیا ہے۔ حسین بن منصور حلاج پر حضرت مسیح ناصری کا مقام تو ان سے بہت بلند ہے ان پر تو ان سے بہت زیادہ جذب و بے خودی کی یہ کیفیت طاری ہوتی ہوگی۔ اور بار بار شان الوہیت میں جلوہ گر ہوئے ہوں گے۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ۱۹ اگست ۱۹۲۱ء کو ناسنور کشمیر میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقامات عالیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو وہ قرب الٰہی حاصل ہوا کہ آپ کو خدا سے جدا کرنا مشکل ہوگیا۔ (بدر قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۶۲ء)

مگر یہ کیفیت بالکل عارضی ہوتی ہے اس کے بعد انسان پھر اسی بے خبری کے عالم میں آجاتا ہے۔ شیخ سعدی نے ایک بزرگ کا قول نقل کیا ہے کہ

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

مسیحی علماء مقامات سلوک کا عرفان حاصل نہیں کرسکے۔ اس لئے جب حضرت مسیح پر یہ کیفیت طاری ہوئی۔ تو وہ اسے دائمی کیفیت سمجھ بیٹھے۔ اور ان کی خدائی کا اعلان کردیا۔

کفارہ

جناب یسوع مسیح کے روحانی مدارج بیان کرتے ہوئے مسیحی علماء کی عقل جس پیچ و خم سے گزری اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان مہمل عقائد کو بامعنی بنانے کے لئے ان کے دانشوروں کو نظریۂ کفارہ ایجاد کرنا پڑا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ نظریہ خود ایسا دشوار و ناقابل فہم ہے کہ یہاں پہونچ کے ہر عقل سلیم کو نئے سرے سے فلسفہ مسیحیت پر غور کرنا پڑتا ہے۔ مسیحیت کوئی راہ نجات ہے یا طریق اباحت؟ اور مسیحیوں کی جماعت نکوکاروں اور دینداروں کی کوئی جماعت ہے یا اباحتیوں اور ملامتیوں کا کوئی فرقہ؟

کفارہ کی تعریف میں کہا جاتا ہے کہ مسیح نے صلیب پر جان دے کے ان لوگوں کے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیا جو ان پر ایمان لاتے ہیں۔ اب ان ایمانداروں سے کوئی بازپرس نہیں کرے گا خدا کی عدالت مسیحیوں کی یہ منطق تسلیم کرے گی یا نہیں۔ یہ تو روز جزا کو معلوم ہوگا۔ لیکن دنیوی قانون دانوں کے نزدیک میزان عدالت اس کا نام نہیں۔ ہندی میں ایسی ہی عدالت کے متعلق ایک مثل مشہور ہے کہ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔ کوئی عقل مند و منصف مزاج جج اس شخص کی درخواست قبول کرنے پر تیار نہیں ہوگا۔ جو ڈاکوؤں کے بدلے اپنے کو سزائے موت کے حوالے کرنا چاہتا ہو۔ یہ ضرور ہے کہ انصاف اندھا ہوتا ہے۔ مگر اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ مجرم پر فرد جرم قائم کرنے میں انصاف اس کی شخصیت اور اس کے متعلقین کا لحاظ نہیں کرتا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ چور و راہزن کی سزا کسی معزز شہری کو دے دیتا ہے۔ مگر نظریہ کفارہ ان تمام قوانین کو پامال کرکے جن سے دنیا میں امن و عدل کی بنیاد برقرار ہو بدامنی و بے انصافی کی طرح ڈالتا ہے۔

مسیح کی لعنتی موت

مسیحیوں کی ناقابل فہم باتوں میں جناب مسیح کی لعنتی موت کا مسئلہ بھی اگر واقعی یسوع مسیح کوئی نکوکار و بلند کردار آدمی تھے اور وہ کسی نیک مقصد کے لئے تختہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ تو ان کی موت موت شہادت ہونی چاہیئے، جس طرح ہر ایسی بزرگ ہستی کی ایسی موت شہادت کہلاتی ہے مگر مسیحی علماء نے عقل و فکر سے جنگ کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ مسیح کی موت لعنت کی موت تھی۔ سچ پوچھئے تو اس جگہ ان لوگوں کو جو یسوع مسیح کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں سخت اشتعال آجاتا ہے۔ دنیا کی وحشی سے وحشی اور ذلیل سے ذلیل قوم بھی اپنے مطاع و پیشوا کی موت کو لعنت کی موت نہیں کہتی۔ خود مسیحیوں کے نزدیک جو حواری یا غیر حواری اشاعت مسیحیت کی راہ میں مارے گئے وہ شہید ہیں، پطرس۔ یعقوب اور جسٹن کی شہادت کا ذکر بار بار مسیحی کتب میں آتا ہے۔ تھوما حواری کی شہادت تو ایک مشہور و معروف واقعہ ہے۔ مگر یسوع مسیح جو ان تمام شہدا کے مطاع و پیشوا تھے اور جو نہایت بے دردی سے صلیب پر چڑھائے گئے۔ مسیحیوں کے نزدیک ان کی موت لعنت کی موت ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ مذہبی عقیدے کی توہین ہوتی ہے۔ بلکہ اس کی تائید میں کوئی منطقی دلیل بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔

حضرت مسیح کا جی اٹھنا

مسیحی خصوصیات میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ جناب مسیح کو تختہ صلیب سے اتار کر زمین میں دفن کرتے ہیں اور پھر تیسرے دن زندہ کرکے آسمان کی طرف اڑا دیتے ہیں۔ اس خیال پر تبصرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

مشہور مسلمان سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامے میں ہندو یوگیوں کی بعض چشم دید روحانی طاقتیں بیان کی ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ ایک دن اس کو سلطان محمد تغلق نے ہندو جوگیوں کی یوگ شکتی دکھائی۔ دو جوگی آئے ان میں سے ایک دیکھتے ہی دیکھتے ہوا میں اڑ گیا اور کچھ دور فضا میں جاکر ٹھہر گیا۔ دوسرا جوگی جو زمین پر تھا۔ اس نے اسے زمین پر آنے کو کہا۔ مگر وہ نہ آیا تو اس نے اپنے کھڑاؤں ہوا میں اڑا دیئے۔ اور اس معلق آدمی کی خبر لینی شروع کردی۔

یہ ایک ثقہ آدمی کی روایت ہے اور ہندوستان کے جلیل القدر فرمانروا سلطان محمد تغلق کے سامنے کی بات ہے۔ اس میں کیا شبہ ہوسکتا ہے لیکن اگر آج ایسے جوگیوں کے معتقدین سے پوچھا جائے کہ کیا کسی کے نجات دہندہ ہونے کا ایسی ہی کرامات پر انحصار ہے۔ تو وہ اس کا جواب نفی میں دے گا۔

جہاں تک عقل اور فضا و خلا کے قانون کا تعلق ہے۔ ہم ابن بطوطہ کا بیان بھی تسلیم نہیں کرسکتے۔ لیکن جب علم توجہ کے حیرت انگیز کارنامے ہمارے سامنے آتے ہیں تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ایک مسمرائزر اپنی باطنی قوت سے انسان کی طاقت نظارہ پر ایسا اثر ڈال سکتا ہے۔ مسلمان صوفیا کے خوارق و کرامات میں اس سے زیادہ حیرت انگیز کارنامے دکھائے گئے ہیں۔ اور آج تو اس علم کا یہ حال ہے کہ ہر چھوٹے بڑے شہر کے فٹ پاتھ پر ہم کو ایسے عامل نظر آتے ہیں۔ جو اپنے معمول کی آواز کسی درخت کی اونچی شاخ۔ کسی مکان کی اونچی چھت یا کسی فیکٹری کی اونچی چمنی سے سناتے ہیں۔ اور پھر اس کو اپنے پٹارے سے نکال کے دکھا دیتے ہیں، جناب مسیح کا تین دنوں تک مرنا پھر جینا اور پھر آسمان پر اٹھ جانا اسی قسم کا کوئی شعبدہ ہوسکتا ہے اس کا ایک نجات دہندہ انسان کے کردار سے کیا تعلق؟

پھر یسوع مسیح کا دوبارہ آدم زادوں کی نجات کے لئے آسمان سے اترنا تمام اس عقیدہ کے حامل یہ بھول گئے ہوں کہ

آزمودہ را آزمودن جہل است

وہ مسیح جس نے اپنی پہلی زندگی میں ایسی خام طبعی و نا تجربہ کاری دکھائی کہ ۳۳ سال کی عمر میں ہی گرفتار ہوکر خود مسیحی عقیدے کے مطابق لعنت کی موت پائی۔ وہ دوبارہ دنیا میں آکر ہمیں نجات کا کیا راستہ دکھائیں گے

انجیل

عبرانی زبان میں انجیل کے معنے

بشارت و خوشخبری کے ہیں یعنی اس میں ایک نجات دہندہ ہستی کے ظہور کی خوشخبری دی گئی ہے۔ دنیا میں ہزاروں نجات دہندہ آچکے ہیں اور ان مسیحوں کے ظہور کی خبر مژدہ و بشارت ہی سمجھی جاتی ہے۔ مگر مسیحی علماء نے یسوع مسیح کو بنی نوع انسان کا جیسا نجات دہندہ بتایا ہے۔ اس کی نظیر کسی دوسرے بزرگ کی سیرت و سوانح میں نہیں ملتی۔

مسیحیوں کی اعجوبہ پرستی کے باعث دنیا میں ان کی شخصیت ایک انوکھی اور بے میل سی ہو کر رہ گئی ہے۔ یہ کتنی سیدھی سادی سی بات ہے کہ جناب یسوع مسیح نے اپنے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ تعلیمات کے ذریعہ دنیا کو راہ نجات دکھائی۔ خود مسیحی عقیدے کے مطابق آدم سے لے کر یوحنا نبی تک تمام انبیاء و رسل اسی طرح آدم زادوں کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں مگر یسوع مسیح کو جیسا نجات دہندہ بتایا جاتا ہے وہ اس مروجہ اور سیدھے سادے طریق کے بالکل خلاف ہے۔ مسیحی یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے دوسروں کو گناہ و عذاب سے رستگاری دلانے کے لئے خود اپنے کو صلیبی موت کے حوالے کر دیا۔ اگر فی الحقیقت حضرت مسیح نے ایسا ہی کیا جیسا کہ یہ مسیحی بیان کرتے ہیں تو اس سے ہم صرف اتنا سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک کمزور دل، پست ہمت اور معمولی حیثیت کا انسان تھا۔ اس واقعہ کو ہم بابر اور ہمایوں جیسے باپ بیٹے کا واقعہ بھی قرار نہیں دے سکتے۔

بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ جب ہمایوں بیمار ہوا اور اس کی زندگی کی آس نہ رہی تو شفقتِ پدری جوش میں آئی اور بابر نے ایک خدا رسیدہ فقیر کے اشارے پر ہمایوں کو اپنی زندگی کے باقی دن دے دئے اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو بے شک یہ شفقت پدری کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ یسوع مسیح کی صلیبی موت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس موت کو تو ہم اس عورت کی نفرت انگیز حرکت سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو اپنے شوہر اور اولاد کو دشمنوں کے چنگل میں دیکھ کر ان کو بچانے کی فکر کرنے کی بجائے خود کنوئیں میں کود پڑتی ہے جس سے نہ اس کی اولاد کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ اس کی ذات کو بلکہ وہ جگ ہنسائی کے لئے دنیا میں اپنا نام چھوڑ جاتی ہے۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۳)

بیوی موجود ہے ــــ اور دوسری شادی کرنا چاہتا ہے تو اسے شادی سے پہلے سوچ لینا چاہیئے۔ اگر اسے یہ احتمال ہو کہ وہ دوسری بیوی لانے کے بعد دونوں کے حقوق مساوی ادا کرنے سے قاصر رہے گا تو اسے ایک ہی بیوی پر کفایت کرنی چاہیئے۔ اس کا ہرگز یہ معنی نہیں کہ دوسری شادی کرنے کے بعد اگر وہ ظلم و بے انصافی میں مبتلا ہو گیا ہے تو وہ ایک کو طلاق دے دے اور ایک پر کفائت کرے۔

قرآن کریم کی بلاغت کو دیکھئے کہ اس نے دونوں جگہ "الا تقسطوا" اور "الا تعدلوا" فرمایا جس کا معنی یہ ہے کہ آئندہ مستقبل میں عدل و انصاف نہیں رکھ سکو گے۔ اگر نکاح کے بعد سے اس کا تعلق ہوتا تو یوں ارشاد ہوتا "فان لم تعدلوا" اگر تم انصاف نہیں کر پاتے ــــ کوئی صاحب عقل و خرد یہ نہیں کہے گا کہ پہلے بیمار ہو پھر دوائی استعمال کرو۔ بلکہ یہ کہے گا کہ پرہیز کرو، احتیاط کرو کہ بیماری سے بچے رہو۔ مشہور مقولہ ہے "الوقایۃ خیر من العلاج" پرہیز بہتر ہے دوائی استعمال کرنے سے"۔

(الاعتصام ۹۔ اگست ۶۳ء صفحہ ۳)

اس مسئلہ میں مودودی صاحب نے مضحکہ خیز بلکہ کہنا چاہیئے غیر عالمانہ اور بازاری قسم کا استدلال جو کیا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو:۔

"آٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی میں سے ایک لاکھ بلکہ پچاس ہزار کا بھی نقطۂ نظر یہ نہیں ہے کہ قوم کی معاشی، تمدنی اور سیاسی حالت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ایک سے زائد بیویاں رکھنا تو قانوناً ممنوع ہو البتہ اس کا "گرل فرینڈز" سے آزادانہ تعلق یا طوائفوں سے ربط ضبط یا مستقل داشتہ رکھنا ازروئے قانون جائز رہے۔ خود وہ عورتیں بھی جن کے لئے سوکن کا تصور ہی تکلیف دہ ہے کم ہی ایسی ہوں گی جن کے نزدیک ایک عورت سے ان کے شوہر کا نکاح ہو جائے تو ان کی زندگی جہنم سے بدتر ہو جائے گی لیکن اسی عورت سے ان کے شوہر کا ناجائز تعلق رہے تو ان کی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے گی"۔ (ترجمان القرآن جولائی ۶۳ء صفحہ ۳۶)

۴ اس کو کہتے ہیں ماروں گھٹنا اور پھوٹے آنکھ اگر کوئی ایسا قانون ہے جس میں "گرل فرینڈز" رکھنا جائز ہے تو چاہیئے کہ ایسے قانون کو منسوخ کر دیا جائے مگر یہ کیا دلیل ہوئی کہ چونکہ ایسا کوئی قانون ہے اس لئے تعدد ازدواج پر بھی پابندی نہیں لگنی چاہیئے۔ یعنی چونکہ ملک میں چور کے ہاتھ کاٹنے کا قانون نہیں ہے اسلئے ڈاکہ مارنا بھی جائز ہے۔ عائلی قوانین کے پیش نظر تو سوال صرف اس قدر ہے کہ آیا تعدد ازدواج پر حکومت بعض پابندیاں لگا سکتی ہے یا نہیں؟ مودودی صاحب کا جواب ہے کہ ہرگز نہیں کیونکہ قانون میں "گرل فرینڈز" رکھنے کے خلاف کوئی قانون موجود نہیں ہے

"کس طرح عقلمند ہوئے عقل کے غلام
مجنوں سے کہہ رہے ہیں بیاباں چھوڑ دے"

ہم یہاں عائلی قوانین کی حمایت یا مخالفت میں قلم نہیں اٹھا رہے بلکہ صرف اتنا دکھانا چاہتے ہیں کہ اگر عائلی قوانین کے مخالفین کے ایسے ہی وکیل ہیں جیسا کہ مودودی صاحب ہیں تو انہیں مایوس ہو جانا چاہیئے وہ ان کے کیس کا ضرور بیڑا غرق کر کے رہیں گے۔

تحریکِ وصیّت

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہے اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین میں لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہو گا اور صدقہ خیرات محض عبث"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہو گا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہو گا"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

سوالات کے جوابات

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

ایک شیعہ عالم نے احمدیت کی تحقیق کے سلسلہ میں گیارہ سوالات جوابات کے لئے بھجوائے ہیں۔ جنہیں افادۂ عام کے لئے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے ؎

سوال نمبر ا

واضح فرمایئے کہ غیر تشریعی نبوت جاری ہے (مع دلائل و سوالجات)

الجواب

سب سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ نبوت کیا ہے۔ سو واضح ہو کہ لغت عربی میں نبوت کے معنی اخبار غیبیہ ہیں۔ لہٰذا من حیث اللغۃ نبی وہ ہوگا۔ جس پر خدا تعالےٰ کثرت سے اخبار غیبیہ ظاہر کرے قرآن مجید میں آیا ہے۔

فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول۔ گویا از روئے قرآن مجید جس پر بکثرت امور غیبیہ ظاہر ہوں یعنی وہ من حیث اللغۃ نبی ہو اس کے لئے رسول ہونا ضروری ہے۔ گویا خدا تعالےٰ نبی اس کو قرار دے گا۔ جس پر اخبار غیبیہ بکثرت ظاہر ہوں اور وہ مامور بھی ہو۔

علماء کی اصطلاح میں نبی اور رسول شریعت لاتا ہے یا وہ کسی دوسرے نبی کا امتی نہیں ہوتا۔ اس اصطلاح میں ہمارے نزدیک کوئی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تا قیامت نہیں آ سکتا۔ ہم صرف اس شرط کے ساتھ غیر تشریعی نبوت کو جاری مانتے ہیں کہ اس کا حامل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو۔ اور اس کے کمالات نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا فیض ہوں چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔

(نساء ع ۹)

اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین سے معیت فی المنزلۃ کا امکان مراد ہے نہ کہ معیت مکانی یا زمانی مراد ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کی پہلے گزرے ہوئے انبیاء، صدیقوں، شہداء اور صالحین سے معیت زمانی اور مکانی اس دنیا میں محال ہے

جب یہ ظاہری معیت اس دنیا میں محال ہوئی تو اسجگہ معیت فی الدرجۃ والمنزلۃ ہی مراد ہو سکتی ہے چونکہ اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم جملہ اسمیہ ہے اس لئے اس دنیا میں بھی معیت مراد ہوگی۔ یہ معیت اسی نوع کی ہے جس نوع کی معیت آیت

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ولن تجد لھم نصیرا الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولٰئک مع المؤمنین وسوف یؤت اللہ المؤمنین اجرا عظیما۔ (النساء رکوع ۲۱)

کے فاولٰئک مع المؤمنین میں بیان ہوئی ہے۔

مکرم مولانا! ہم اور آپ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی کے علی الاطلاق قائل نہ کیونکہ بموجب احادیث نبویہ ہم دونوں مسیح موعود نبی اللہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا مانتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے ماننے میں فرق صرف یہ ہے کہ آپ ایک نبی اللہ کے آسمان سے بجسدہ العنصری آنے کے قائل ہیں اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی شخصیت ہے نہ کہ دو شخص اس بارہ میں نصوص صریحہ حدیثیہ موجود ہیں چنانچہ ابن ماجہ میں وارد ہے۔ لا مھدی الا عیسٰی اور صحیح بخاری میں ہے کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واماکم منکم اور صحیح مسلم ہی ہے۔

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم۔ اور مسند احمد حنبل ہی ہے یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسٰی بن مریم اماما مھدیا حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔ ان احادیث سے امام مہدی کا ہی عیسٰے موعود یا ابن مریم ہونا ظاہر ہے۔ چونکہ امام مہدی کے متعلق جو احادیث وارد ہیں وہ اسے امت محمدیہ کا ایک فرد قرار دیتی ہیں۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ امام مہدی کو بطور استعارہ عیسٰے یا ابن مریم کا

نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ امام مہدی کو عیسٰے قرار دینے سے بجز اس کے اور کچھ مقصود نہیں ہو سکتا کہ امام مہدی ہی بروزی طور پر مسیح موعود ہے یعنی حضرت عیسٰے علیہ السلام کا بروز ہے۔

مولانا! اگر آپ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے اصالتاً نزول کے قائل ہیں تو کیوں آپ کے اس عقیدہ کو آیت خاتم النبیین کے منافی نہ سمجھا جائے؟ کیونکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام مستقل نبی ہیں اور مستقل نبی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا ختم نبوت کے صریح منافی ہے اگر آپ کہیں وہ امتی ہو کر آئیں گے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ ایک مستقل نبی کا کامل امتی ہونا محال ہے۔

امام مہدی کا رسول ہونا خود شیعہ کتب میں مسلم ہے۔ چنانچہ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲ میں آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق کے بارہ میں لکھا ہے۔ نزلت فی القائم من آل محمد اور غایت المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ پر بھی لکھا ہے۔

"مراد از رسول دریں جا امام مہدی است"

اور یہ معلوم کر چکے ہیں کہ رسول کے لئے حسب آیت فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول اظھار علی الغیب کا مرتبہ پانا ضروری ہے اور امور غیبیہ پر اطلاع کو ہی لغت نبوت قرار دیتی ہے۔

اور صافی شرح اصول کافی جزو سوم حصہ ۲ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ مطبع نولکشور میں لکھا ہے ولن یبعث اللہ رسولا الا بنبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا تعالےٰ آئندہ کسی کو نبی بنا کر نہیں بھیجے گا۔ بجز اسکے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت رکھتا ہو۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار ہو

خاتم الانبیاء کی حقیقت

ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حسب حدیث مندرجہ تفسیر صافی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء (تفسیر مذکور زیر آیت خاتم النبیین) خاتم النبیین رتبی مانتے ہیں۔ بموجب حدیث ہذا حضرت علی رض ولایت میں کمالات کے لحاظ سے خاتم ہیں۔ جس طرح حضرت علی رض کے بعد ولایت ممتنع نہیں اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ممتنع نہیں۔ مگر حسب آیت ومن یطع اللہ والرسول۔ (نساء ع ۹) شرط یہ ہے کہ اب نبی آپ کی پیروی کے واسطہ سے ہی مقام نبوت پا سکتا ہے۔ چونکہ حسب آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال کو پہنچ چکی ہے۔ اس لئے قیامت تک کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو جدید شریعت کا حامل ہو۔ ہاں مبشرات والی نبوت کا دروازہ تا قیامت کھلا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔

(حٰم سجدہ)

اس آیت میں تنزیل ملائکہ جو بشارات کے حامل ہوتے ہیں سے مراد محض مبشرات والی نبوت ہی ہے جو غیر تشریعی ہوتی ہے

میں بتا چکا ہوں کہ ہم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی ختم نبوت رتبی مانتے ہیں۔ اب جو شخص کمالات نبوت کے انتہائی مرتبہ پر پہنچا ہوا ہو ایسا جامع کمالات نبی لازماً اس پہلو پر آخری نبی بھی ہوگا۔ لہٰذا لازماً ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی کے بھی قائل ہیں۔ اور مفہوم دونوں قسم کی خاتمیت جامعہ کا یہ بنتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لحاظ سے انبیاء میں آخری نبی ہیں کہ ان پر کمالات نبوت اپنی انتہا کو پہنچ گئے ورنہ محض خاتمیت زمانی بمعنی محض آخری نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کسی شرف کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ خاتمیت زمانی خاتمیت رتبی کے ساتھ مل کر ہی شرف کا موجب ہے۔ اور اسی میں خاتمیت کا کمال ہے۔ محض آخری ہونا کوئی وجہ فضیلت نہیں محض آخری تو آپ سے کم درجہ کا نبی بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے کی وجہ سے آپ لوگوں کو (نعوذ باللہ!) بہرحال آخری نبی ماننا پڑتا ہے۔ پس آیت خاتم النبیین کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کمالات نبوت کو انتہا درجہ پر پانے کی وجہ سے ہی آخری نبی ہیں نہ کہ علی الاطلاق آخری نبی۔

سیاق آیت کی رو سے تفسیر

محترم مولانا! سیاق آیت میں جس میں خاتم النبیین کے الفاظ وارد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ما کان محمد ابا احد من رجالکم کہہ کر ابوت جسمانی کی نفی کی گئی ہے اور ولٰکن رسول اللہ کے الفاظ سے بطور استدراک ابوت روحانیہ کا اثبات مقصود ہے اور خاتم النبیین کا رسول اللہ پر عطف ہونے کی وجہ سے خاتم النبیین کے الفاظ میں آپ کی ابوت روحانیہ کو بدرجہ غایت قرار دیا گیا ہے یعنی آیت میں یہ بتانا مقصود ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کی وجہ سے صرف امت کے ہی باپ نہیں بلکہ خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے انبیاء کے بھی باپ ہیں۔ فافہم وتدبر۔

(باقی)

قسط نمبر ۲

جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام پاکستان میں مختلف مقامات پر

سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے

کوئٹہ

مورخہ ۳ راگست بروز ہفتہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم جناب ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ نے سرانجام دئے۔ ٹھیک ۸ بجے شام اس مبارک جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے ہندو دھرم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کے موضوع پر نہایت روح پرور تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر سامعین کے لئے اور بالخصوص ہندو احباب کے لئے بہت دلچسپ اور مؤثر تھی۔ آپ کے بعد مکرم جناب مولانا عبد القدیر صاحب سابق مبلغ بلاد افریقہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ قدسیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی۔ اردو اور فارسی کلام سے ثابت کیا کہ جو عشق اور والہانہ محبت حضور کو اپنے محبوب و پیشوا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی وہ تاریخ عالم میں عدیم المثال ہے۔ بعد ازاں مکرم محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت عمدہ اور مؤثر انداز میں قرآن مجید کی روشنی میں اور تاریخی واقعات کے آئینہ میں ثابت فرمایا کہ تمام انبیاء میں سے صرف اور صرف حضرت سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ہی اپنے اوصاف حمیدہ۔ اخلاق جلیلہ اور شفقت علی خلق اللہ کی وجہ سے رحمۃ للعالمین کا لقب جلیل اپنے رب سے پانے کے مستحق ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ اس لقب کا دعوےٰ کسی اور نے نہیں کیا۔ یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہوا۔ آپ کے بعد مکرم جناب صدر صاحب نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں تا ہم اپنے محسن اعظم حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ حالات زندگی کو سنیں اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کریں بعدہ آپ کی درخواست پر مکرم محترم جناب امیر جماعت احمدیہ نے دعا کرائی۔ اسلام کی ساری دنیا میں اشاعت پاکستان کا استحکام اور ترقی کے لئے خاص طور پر دعا ہوئی۔ اور پھر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے اختتام کے بعد بعض غیر از جماعت احباب کی طرف سے مکرم جناب امیر صاحب کو رقعہ ملا۔ جس میں تحریر تھا کہ وہ اس جلسہ سے کافی متاثر ہوئے اور ان کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔

الحمد للہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ حاضری بہت ہی خوشکن تھی علاوہ غیر احمدی احباب کے ہندو اور عیسائی حضرات بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ اس مبارک جلسہ کا نیک اور دور رس نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

شہر گجرات

مورخہ ۳ راگست ۱۹۶۳ء بعد نماز عصر ۵½ بجے مسجد احمدیہ شہر گجرات میں سیرت النبیؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے ضلع گجرات نے انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چوہدری محمد داؤد احمد صاحب نے تقریر کی اور حضور سرور کائنات کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کیا۔ اس کے بعد مرزا سعید احمد صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور سیرت کے چند پہلو بیان فرمائے۔

اس کے بعد منیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ حضور کے نقش قدم پر چلنے ہی میں کامیابی ہے۔ اس کے بعد میاں محمد عمر صاحب نے دلائل کے ساتھ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پرانی کتب کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ اس کے بعد شیخ عنایت اللہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ جناب صدر صاحب نے محبت الٰہی کے حصول کے طریق بتائے۔ اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد گجرات)

منٹگمری

مورخہ ۳/۸/۶۳ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ منٹگمری سیرۃ النبی کا جلسہ احمدیہ مسجد منٹگمری میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب نے جلسہ کے اغراض ومقاصد بیان کئے ان کے بعد مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ نے زندہ رسول کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی۔ ازاں بعد خاکسار نے اسوۂ حسنہ میں سے والدین کے احترام پر مختصر سی تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے آنحضرت صلعم کے اخلاق حسنہ میں سے چند اخلاق حسنہ بیان کئے اور طالب علم نے آنحضرت صلعم کے عفو اور درگذر پر تقریر کی۔ جس میں لا تثریب علیکم الیوم کا واقعہ بیان کیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی اور فارسی منظوم کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کئے اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد منٹگمری)

گوجرانوالہ

مورخہ ۳ راگست یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر کا جلسہ عام بوقت ۹½ بجے شب زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ بیرون احمدیہ مسجد محلہ باغبانپورہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کے انعقاد کا اعلان خدام الاحمدیہ نے سارے شہر میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر کیا جس کے دوران حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آنحضرت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور مدح میں چیدہ چیدہ اشعار بھی سنائے جاتے رہے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے چند واقعات اور حضورؐ کے صحابہ کرام کا آپ سے عشق اور ان کی چند بے مثال اور قابلِ رشک قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ ازاں بعد محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ وقائمقام ناظر اصلاح وارشاد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک آپؐ کے والد بزرگوار اور والدہ ماجدہ کے اسماء گرامی کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور کی عبادت گذاری کا اعلےٰ وارفع مقام بیان کیا۔ حضور کی تعریف وتوصیف میں اپنے اور بیگانوں کی شہادتیں پیش کیں ـــــــــ نیز حضور کا اپنے دشمنوں سے بہترین سلوک بیان فرمایا امن عالم کے متعلق حضرت اقدس کے سنہری اصول پیش فرمائے۔ نیز مذہبی رواداری کے متعلق آپ کی بے مثل تعلیم پیش کی۔

آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے بھی حاضرین وسامعین کو اسلام کی نہایت ہی سادہ تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے کی تحریک وتلقین فرمائی اور یہ جلسہ ½۱۱ بجے بخیر وخوبی دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی اور ہمارے علماء کرام کی تقاریر کی بہت تعریف کی۔ اور کہا کہ آپ نے تو سارا اسلام ہی بیان کر دیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

پشاور

بروز ہفتہ ۳ راگست ۱۹۶۳ء صبح ½۹ بجے مسجد احمدیہ پشاور شہر میں جماعت پشاور کے زیر انتظام زیر صدارت مکرم مرزا عبد المجید صاحب قائمقام امیر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔

بعد ازاں صدر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مرزا ارشاد احمد صاحب فاروقی نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مشہور نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد مکرم مولوی محمد سلطان صاحب اور مکرم مقبول شاہ صاحب نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ در مدح آنحضرت صلعم میں سے چند اشعار مع ترجمہ پڑھ کر سنائے جس کے بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب نے تقاریر کیں جس کے بعد مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی نعتیہ کلام "جان ودلم فدائے جمالِ محمد است" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مرزا ارشاد احمد صاحب فاروقی نے تقریر کی۔ اور مکرم غلام مسرور صاحب صدیقی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے چند اقتباسات سیرت کے موضوع پر پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ایک حادثہ میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے میں عرصہ پانچ ماہ سے چارپائی پر پڑا ہوں مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(سلیم احمد عباسی گوجرانوالہ)

۲۔ میری ہمشیرہ دو تین روز سے بعارضہ قلب بیمار ہے تا حال ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد باٹھانوالہ ضلع سیالکوٹ)

معاصرین سے

(۱) علامہ اقبال اور جماعت احمدیہ (۲) ہم اور وہ

(۱) علامہ اقبال اور جماعت احمدیہ

علامہ اقبال مرحوم اپنی زندگی کے آخری ایام میں سلسلے کے مخالف ہو گئے تھے۔ اپریل ۱۹۳۸ء میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ مرزا یعقوب بیگ مرحوم ۱۹۳۶ء میں فوت ہوئے۔ علامہ اقبال پر بیماری کا ایک دفعہ ایسا حملہ ہوا کہ وہ بول نہیں سکتے تھے گلے کی رگیں جیسے خشک ہو گئی ہوں۔ ان کی آواز نہیں نکلتی تھی۔ انہی دنوں میرے عم محترم حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ان کا معائنہ کیا۔ علامہ اقبال کے ساتھ ان کے بڑے پرانے مہر و وفا اور محبت و الفت کے تعلقات تھے جب ڈاکٹر صاحب علامہ کو اچھی طرح دیکھ چکے تو علامہ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ میرے لئے دعا بھی فرما دیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مذاقاً جواب دیا کہ علامہ صاحب ہماری دعائیں اب کیا اثر کریں گی ہم تو اب آپ کی نظروں میں مامردود ٹھہرے۔ علامہ اقبال نے کہا حاشا و کلا مرزا صاحب میرا روئے سخن کسی اور طرف ہے ......

حقیقت یہی ہے کہ علامہ نے اسی سلسلہ کی گود میں پرورش پائی تھی اور ان کے ذہن پر ابتدائی نقوش اسی جماعت کے تھے ان کے افکار و نظریات بھی احمدیہ تحریک سے متاثر ہوئے۔ اقبال کے خیالات پر احمدیت کی چھاپ ثبت ہے۔ اقبال نے اعتراف کیا کہ اگر ٹھیٹھ اسلامی نمونہ دیکھنا ہو تو قادیان میں ملے گا۔ وہ فتوے مانگتے ہیں تو مولانا نورالدین علیہ الرحمۃ سے یعنی لاہور میں بیٹھے ہوئے قادیان سے فتوے طلب کرتے حالانکہ شہر میں بڑے بڑے علماء موجود تھے۔

(پیغام صلح ۳۱ جولائی ۶۳ء)

(۲) ہم اور وہ

محدث ابو النصر فتح بن عبد اللہ نسلاً سندھی تھے مگر ان کی ولادت نشو و نما تعلیم و تربیت عرب میں ہوئی تھی آل الحکم کے غلاموں میں سے تھے۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد حدیث فقہ اور کلام کی تعلیم حاصل کی اور محدثین میں شمار ہوئے۔ مشہور محدث حسن بن سفیان کے شاگرد تھے۔ فقیہ اور متکلم کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جب باہر نکلتے تو شاگردوں کا مجمع ہر وقت پیچھے لگا رہتا۔ ایک دفعہ راستے میں ایک بدمست عرب پڑا تھا۔ ان کو اس شان سے جاتے ہوئے دیکھ کر اس کی بدمستی تھوڑی دیر کے لئے کافور ہوئی۔ عربیت کے غرور کا نشہ شراب کے نشے پر غالب آیا اور اس نے کہا:

اے غلام میں زمین پر پڑا ہوں اور تو اس شان کے ساتھ جا رہا ہے

محدث ابو النصر فتح بن عبد اللہ سندھی نے جواب دیا:

"ہاں اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے تمہارے بزرگوں کا طریقہ اختیار کیا ہے اور تم نے میرے باپ دادوں کا وتیرا"

آج بعض مسلمان یہ سوچ کر حیران ہوتے ہیں کہ کافر قومیں زندگی کے تمام شعبوں میں غالب ہیں اور آج چار دانگ عالم میں انکا طوطی بول رہا ہے مگر مسلمان جو خدا کے دین کی امانت کے حامل ہیں ہر گوشے اور ہر مقام پر ان سے فروتر ہیں۔ حالانکہ بات وہی ہے جو محدث فتح بن عبد اللہ نے کہی یعنی:

اسلام نے جن انسانی بنیادی اخلاق کی کبھی تعلیم دی تھی ان کو انہوں نے ترک کر دیا اور کافر قوموں نے ان بنیادی انسانی اخلاق کو اختیار کر لیا مسلمان کفار کا وتیرہ اختیار کر کے دنیا میں ذلیل ہوئے اور کفار مسلمانوں کا طریقہ اختیار کر کے غالب آ گئے۔

ایثار راتی حب وطن مساوات اخوت جمہوریت خدمت اور آزادی و حریت ہمارے مذہب کے اوصاف تھے کفار نے انہیں اختیار کر لیا اور دنیا پرستی اور نفس پرستی جو کفار کی خصوصیات تھیں انکو مسلمانوں نے اپنا لیا۔ یہ بدمست عرب کی طرح خاک بسر ہو گئے اور وہ سر بلند و معزز۔ (ایشیا ۲۱ جولائی ۱۹۶۳ء)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰/۲۱ جولائی ۶۳ء کی درمیانی شب دو لڑکوں کے بعد بچی عطا فرمائی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر دے۔ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

برکات احمد ذبیح
کوارٹر ڈی ۲۳۶ یونٹ ۱۰
لطیف آباد حیدر آباد

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۲۔ اگست۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان نے کہا ہے پاکستان ہر ہنگامی حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے بھارت نے پاکستان کی سرحد پر فوجیں جمع کر کے جس طرح صورت حال بگاڑنے کی کوشش کی ہے پاکستان اس سے خوفزدہ نہیں ہوگا نہ ہی پاکستان کوئی اشتعال انگیز یا انتقامی کارروائی کر کے حالات کو بدتر بنائے گا۔ ہماری سرحد پر بھارتی فوجوں کا اجتماع بے سود ہے نہ تو اس سے امن کو تقویت پہنچ سکتی ہے نہ ہی یہ اقدام پاکستان و بھارت میں دوستانہ تعلقات پیدا کرنے پر منتج ہو سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس قسم کا بے ہودہ پراپیگنڈہ دنیا کی رائے عامہ کو گمراہ کرنے اور بھارتی عوام کو دھوکہ دے کر ان کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

•۔ قاہرہ ۱۲۔ اگست۔ مصر کے ڈیڑھ ہزار فوجی جب کل یمن سے سکندریہ پہنچے تو بحری جہازوں نے انہیں توپوں کی سلامی دی صدر ناصر نے خیر مقدم کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ تم لوگ دنیائے عرب کے محافظ ہو سرزمین یمن پر جنگ کا مقصد زندہ رہنے کے حق کا دفاع کرنا تھا۔ صدر ناصر نے اپنی تقریر میں شاہ سعود پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ اپنی دولت کے بل بوتے پر جو چاہیں کر سکتے ہیں لیکن اس وقت وہ دیار غیر میں پڑے ہوئے ہیں اور ملک سے عملاً فرار ہو چکے ہیں۔

•۔ بیت المقدس ۱۲۔ اگست۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیل شام سے جنگ کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے بڑی طاقتوں سے مداخلت کی درخواست کرے گا۔ دونوں ملکوں کی مشترکہ سرحد پر گزشتہ کچھ عرصہ سے مسلح جھڑپیں ہو رہی ہیں ان ذرائع نے بتایا کہ کابینہ غالباً آج اس بارے میں کوئی فیصلہ کرے گی۔

•۔ کراچی ۱۲۔ اگست۔ یہاں کراچی سرکلر ریلوے لائن پر لالوکھیت کے علاقہ میں ٹرین اور بس کے ایک تصادم میں تین افراد ہلاک اور چونتیس مجروح ہوئے۔ حادثہ میں ہلاک اور زخمی ہونے والے تمام افراد جن میں تین خواتین بھی شامل ہیں بس میں سوار تھے دس زخمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

•۔ راولپنڈی ۱۲۔ اگست۔ معلوم ہوا کہ مرکزی حکومت نے چیف سیٹلمنٹ کمشنر مسٹر ایم ایچ صوفی کو لاہور کے سابق ایڈیشنل کمشنر خان احمد رضا اور جنرل برکی کے دو مرے رشتہ داروں کی الاٹمنٹوں کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے یہ تحقیقات چند روز تک شروع ہو جائیگی

•۔ راولپنڈی ۱۲۔ اگست۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی بھی اتحادی ظالم اور مظلوم پر ایک جیسی پابندیاں عاید نہیں کر سکتا وزیر خارجہ سے امریکی ایوان نمائندگان کی امور خارجہ کمیٹی میں اس تحریک پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا کہ اگر مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کی جانب قدم نہ بڑھایا گیا تو کمیٹی بھارت اور پاکستان دونوں کی امریکی امداد میں کمی کرنے کی سفارش کرے گی وزیر خارجہ نے کہا پاکستان امریکہ دونوں کو ایک ہی کٹہرے میں کھڑا کر نا قرین انصاف نہیں ہے امور خارجہ کمیٹی کی مجوزہ سفارش ایک مشکل صورت کا غلط حل ہے اس سلسلہ میں کئی باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے امریکہ نے کشمیری عوام کے کاز کو ہمیشہ مسترد کیا ہے اور اس کی حمایت کی ہے پاکستان کی ہمیشہ یہ پوزیشن رہی ہے کہ کشمیری عوام کو ان کا حق دیا جائے۔ لہذا پاکستان اور بھارت کو ایک ہی کٹہرے میں کھڑا کرنا مناسب نہیں۔

•۔ شیخوپورہ ۱۲۔ اگست۔ مرکزی وزیر آبادکاری و بحالیات سردار عبدالحمید خان نے کل یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ حکومت نے ان دعوے داروں کو جن کے کلیموں کی مالیت پندرہ ہزار روپے تک ہے اور انھوں نے یہ کلیم استعمال نہیں کئے نقد معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے بتایا کہ تاہم یہ سکیم دو سال کے بعد شروع کی جائے گی۔

•۔ لندن ۱۲۔ اگست برطانیہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نمائندوں کو یہ معلوم کرنے کی اجازت دینے پر آمادہ ہو گیا ہے کہ آیا شمالی بورنیو اور ساراوک کے باشندے مجوزہ ملائیشیا میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا نہیں۔

•۔ قاہرہ ۱۲ اگست۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ خود تارپیڈو اور سرنگ بچھانے والے جہاز تیار کرے گا اس سال کے آخر تک سکندریہ کے جہاز سازی کے کارخانے میں ساڑھے چار سو تربیت یافتہ انجینئر تارپیڈو اور سرنگ بچھانے والے جہاز تیار کرنے کا کام شروع کر دیں گے

•۔ پشاور ۱۲۔ اگست۔ افغانستان اور روس کے درمیان کابل میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت روسی ماہرین زراعت وادی کوکچہ اور علاقہ لغمان میں بارہ ہزار ایکڑ رقبہ کو زیر کاشت لانے اور سیراب کرنے کے لئے ایک منصوبہ تیار کریں گے اس سلسلہ ۶۵ روسی ماہرین عنقریب افغانستان پہنچ رہے ہیں۔

•۔ کراچی ۱۲۔ اگست۔ مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں میں سوئی گیس کی پائپ لائن بچھانے کے لئے عالمی بنک سے ۷ کروڑ روپیہ قرض حاصل کرنے کے سلسلہ میں عالمی بنک اور مغربی پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے مابین مذاکرات کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔

درخواست دعا

میرے ماموں زاد بھائی شیخ عبدالرشید صاحب آف نوشہرہ کے ڈیہال حال پشاور جو ایک مخلص احمدی باپ کے بیٹے اور خود بھی نیک اور مخلص احمدی ہیں آج کل اپنی والدہ محترمہ اپنے ایک بھائی اور بیوی کی علالت کی وجہ سے سخت پریشان ہیں میں سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ان بیماروں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد شفیع نوشہروی) دارالرحمت وسطی ربوہ

• صدر جمال عبدالناصر نے اعلان کیا ہے کہ وہ عراق اور شام کے ساتھ الحاق نہیں کریں گے کیونکہ وہاں دہشت پسندوں کی حکومتیں قائم ہیں۔ انہوں نے شام اور عراق کی برسراقتدار حزب البعث پر الزام لگایا کہ وہ مصر کے ساتھ وفاق کے لئے دوبارہ سمجھوتہ کرنے کے بعد اسے توڑنا چاہتی ہے اور اس نے سامراجی طاقتوں کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا ہے۔

• کوالالمپور ۱۲ اگست۔ ملایا کے اعلیٰ سرکاری حلقوں نے بتایا کہ ملایا ۳۱ اگست کو وفاق ملائشیا کے قیام کی کوشش جاری رکھے گا تاہم تمام حلقوں نے بتایا کہ برونیو کے ساتھ تاریخ مقرر کرنے کی بات چیت کی جائے گی، دریں اثنا ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن کل کوالالمپور میں پارلیمنٹ کے اجلاس میں وفاق ملائشیا کے قیام کا منصوبہ پیش کریں گے

• نئی دہلی ۱۲ اگست۔ بھارت کی کمیونسٹ پارٹی کے صدر مسٹر ڈانگے نے کہا ہے کمیونسٹ پارٹی بھارت، امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ فضائی مشقوں کے سخت خلاف ہے انہوں نے کہا کہ یہ فضائی مشقیں امریکہ اور برطانیہ کو بھارت میں اڈے دینے کا آغاز ہیں۔ مسٹر ڈانگے نے امریکہ اور بھارت کے درمیان ٹرانسمیٹر کے سودے کو منسوخ کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ فضائی مشقوں اور ٹرانسمیٹر کے سودے کے خلاف بھارتی پارلیمنٹ کے سامنے زبردست احتجاج بھی منظم کیا جائے گا۔

• میونخ مغربی جرمنی ۱۲ اگست افغانستان کے شاہ محمد ظاہر شاہ اپنی ملکہ کے ہمراہ یہاں پہنچے۔ وہ ہمبرگ سے یہاں آئے ہیں۔ یہ افغانستان کے پہلے شاہی خاندان کے افراد ہیں۔ جو مغربی جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان سے ۳۵ برس قبل شاہ امان اللہ نے بھی جرمنی کا دورہ کیا تھا

• کراچی ۱۲ اگست پاکستان مسلم لیگ کونسل کے صدر خواجہ ناظم الدین نے امید ظاہر کی ہے کہ اگر حکومت نے مداخلت نہ کی تو قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات میں مخالف جماعتیں اسی فیصد نشستوں پر قبضہ کر لیں گی۔ انہوں نے کہا کہ مخالف جماعتیں آئین کو جمہوری بنانے، پانچ ووٹ دہی اور بنیادی حقوق کے مسائل لے کر انتخابات میں لڑ رہی ہیں۔

• لاہور ۱۲ اگست۔ مغربی پاکستان کنونشن مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر میاں امیر الدین نے کہا ہے کہ کنونشن مسلم لیگ نے مغربی پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں کے لئے کسی امیدوار کو نامزد نہیں کیا۔ جن مرکزی اور صوبائی وزراء نے ضمنی انتخابات میں اپنے امیدوار کھڑے کئے ہیں انہوں نے کنونشن لیگ سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی ان امیدواروں کو جماعت کی حمایت حاصل ہے ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ وزراء کے امیدواروں کی کامیابی یا ناکامی ان وزراء کی اپنی کامیابی یا ناکامی ہوگی

نظام بیت المال

نظام بیت المال کا جدید ایڈیشن مفید اور ضروری اضافوں کے ساتھ شائع ہو چکا ہے اور اس کا ایک ایک نسخہ بذریعہ بک پوسٹ ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو بھجوایا جا رہا ہے اگر کسی جماعت کو اس کتابچہ کی مزید کاپیوں کی ضرورت ہو تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق نظارت ہذا سے مزید نسخے حاصل کر سکتی ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ یہ تقریباً ڈیڑھ سو صفحات کا کتابچہ محدود تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ لہذا ضرورت حقہ کے بغیر مزید مطالبہ نہ کیا جاوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مکرم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب کا انتقال

انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد شہزادہ خان صاحب کل بروز ۱۱ اگست ۱۹۶۳ء بوقت ۱۰ بجے صبح ایک ماہ بیمار رہ کر احمد نگر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قادیان آئے وہیں تعلیم پائی۔ اور مدرسہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے۔ بہت نیک اور صاحب کشف بزرگ تھے ۸۴ سال عمر پائی۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرماویں۔

درخواست دعا

میرے بھائی محمد عالم صاحب کو لوٹ لیتے وقت سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اب وہ جہلم ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(محمد حسین محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷